جماعت اسلامی سے اسلامی فرنٹ تک

جماعت اسلامی جو پہلے صرف سفید پوش تھی پھر نیلی پوش اور سبز پوش بنی اور اب کہ ہما ہمی اور گھما گھمی کا دور معینی تھا۔ اسلامی فرنٹ کے نام سے سرخ پوش بھی بنی ایٹم بم کے ماڈل کا بوجھ کار کے ماڈل کا وزن بے ہنگم بھی اٹھایا غنڈہ گردی کے خلاف جدوجہد اور ظلم غربت و افلاس کے خلاف جہاد کا بار گراں بھی جماعت کے جسدِ قباپوش نے اٹھایا سختیاں اور کلفتیں جھیلیں مگر عوام نے کہا

ہائے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا

سب نے مل کر سمجھایا منتیں کیں پہلے سے زیادہ دینے کے وعدے کئے اور ارشاد حقانی کے بقول لوگوں نے معذرت خواہانہ رویے اختیار کئے مگر ایک انکار استمراری تھا جو قاضی صاحب قبلہ کی زبان حق ترجمان پر ناچتا رہا اور اب الیکشن کے نتائج پڑھ، سن اور دیکھ کر قاضی صاحب نے عوام کیطرف دیکھا تو عوام نے کہا نگاہ یار سلامت! پھر یہ پیمانے؟ قاضی صاحب لیاقت بلوچ صاحب اور بہت سے قباپوشوں نے سوالیہ نگاہوں سے پھر دیکھا اور کہا ہماری نگاہ بلند تھی سخن دل نواز تھے پھر کیا ہوا؟ عوام نے کہا اس نظام کو قبول کرنے کے نتائج حق پرستوں دینِ متین کے متوالوں کے حق میں ۱۹۵۱ء بلکہ ۱۸۸۳ء سے یونہی ہیں آپ نے سبق حاصل کیوں نہ کیا بلکہ آموختہ کیوں بھلادیا؟ پروفیسر عبدالغفور صاحب نے فرمایا مگر ہم نے تو عوامی لب و لہجہ عوامی زبان و بیاں عوامی نعرے عوام کی پسند کو پسند کیا پھر بھی؟ توغیب سے آواز آئی کہ اے مسافرِ آبلہ پا سن! تونے "ون مین ون ووٹ" مانا، شخصی آزادی مانی، آزادی رائے مانی، عوام کو سرچشمہ اقتدار مانا، مقتدر اعلیٰ عوام کو مانا جبکہ عوام میں یہودی نصرانی سکھ ہندو مرزائی شیعہ بالسیکی بدھمت سب شامل ہیں۔ تونے ان عوام کو اچھے انسانوں کے منتخب کرنے کا اختیار دیا حالانکہ عوام میں وہ مسلمان بھی شامل ہیں جو زانی شرابی چور ڈاکو جھوٹے سود خور وعدہ خلاف منکر صلوٰۃ بے نماز بے روز منکر زکواۃ زکوٰۃ نہ دینے والے بے عمل سبھی شامل ہیں پھر تیرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ غیر فطری تو نہیں بلکہ اصول کے مطابق بالکل درست ہے ایسے عوام کو انہی جیسے نمائندے چاہئیں۔

ای　　فطرت　　رعنائی
پھول　　مہکا　　نہ　　کلی　　مسکائی
مرے　　نغموں　　میں　　ڈوب　　جاتی　　ہے
فیض　　اور　　قاسمی　　کی　　شہنائی

مولوی صاحبان نے بھی تمہارے بڑھائے ہوئے سبق کو یاد کیا اسلاف مجاہدین کے عمل جہد کو فراموش کیا اور کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی　　بھول گیا۔

نتیجہ؟ اسلام پاکستان کا مسئلہ نہیں رہا کہ "از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید" دو سو گدھوں کی کھوپڑیوں کا مینار بنانے سے ایک انسان کا فکر بلند مہیا نہیں ہوتا یہ کہا ہے علامہ اقبال نے اس جمہوریت کے بارے جس سے آپ نے حلالہ و متعہ کرکے نفسی سکون پایا۔ اور امت کا سکون برباد کیا۔